© rasailojaraid.com

گروہ کی ثقافتی فہم و فراست اور علم و مطالعہ کے معیار کی برابری کر سکیں۔ مُسلم مناظرین اکثر مغربی ثقافت اور مسیحیّت کو اس سے کہیں زیادہ جانتے ہیں جتنا ہمیں مسلم ثقافت اور اسلام کے بارے میں علم ہے۔"

بورڈ آف گورنرز کے لیے تیار کردہ رپورٹ (۱۹ اپریل ۱۹۹۳ء) میں جناب پیٹر کاٹ رَیل نے مسیحیّت اور اسلام کے درمیان بڑے بڑے اختلافات کی وضاحت کی ہے۔ موصوف لندن بائبل کالج میں اسلام پر گفتگو کرنے والے نمایاں لوگوں میں سے ہیں، اُن کی متعصّبانہ اور سطحی تفہیم اسلام اُن کے طریقۂ تدریس کی غمّاز ہے۔ رپورٹ میں اُنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دوسرے اُمور کے ساتھ ساتھ، حضرت محمد ﷺ کو بائبل کے کسی حصّے کے ترجمے تک رسائی حاصل نہ تھی، اُن کا انحصار کاملاً زبانی روایت پر تھا۔ اِسی لیے [اسلام اور مسیحیّت کے درمیان] "اصطلاحات کی متعدّد گمراہ کن مماثلتیں پائی جاتی ہیں جن سے الٰہیات کے عمیق اختلافات دب گئے ہیں۔" حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے حضرت مسیح کی مصلوبیّت کو مسترد کر دیا "کیوں کہ وہ ایک ایسے پیغمبر کا تصوّر نہیں کر سکتے تھے جو لٹکتے ہوئے لعنتی موت مرا ہو۔" ان تبصروں کی موجودگی سے بہت حد تک یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مطالعۂ اسلام پر کالج کے کورس مسخ شدہ ہوں گے۔

لیکن جو بات سب سے زیادہ تشویش ناک ہے، وہ اُن بدنام مسیحی تبشیری تنظیموں کے ساتھ کالج کے روابط ہیں۔ جو مسلم دُنیا کو حلقۂ مسیحیّت میں لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ عرب ورلڈ منسٹریز، اوور سیز مشنری فیلوشپ، انٹرسرو (Interserve) اور آپریشن موبلائزیشن ان تنظیموں میں شامل ہیں۔ "سینٹ اینڈریوز سنٹر" کے ڈائریکٹر کینن پیٹرک سکھدیو اور سنٹر کی تبشیری تنظیم In Contact Ministry پروجیکٹ کے آغاز سے اس میں شامل ہیں۔

کالج سے باہر کے لوگ اِس بات پر ششدر ہیں، اور یہ تشویش کا واقعی سبب ہے، کہ ایک ایسا کالج جو کُھلم کُھلا تبشیری مقاصد رکھتا ہے اور مطالعۂ اسلام کے بارے میں اس کی سوچ صاف اور غیر متعصّبانہ نہیں، اُس کے کورسوں اور ڈگری پروگراموں کو بُرونل یونیورسٹی، کونسل فار نیشنل اکیڈمک ایوارڈز اور دوسرے تعلیمی و تحقیقی اداروں نے درست قرار دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ موزوں تعلیمی بورڈ کی نگرانی میں مطالعۂ اسلام پر لندن بائبل کالج کے کورسوں کا آزاد ماہرین کی ایک ایسی ٹیم جائزہ لے جو تبشیری پس منظر کی حامل نہ ہو۔ (کرسچن - مسلم ریلیشنز نیوز لیٹر، لیسٹر)

بوسنیا: مسلم اور مسیحی امدادی کارکنوں کے درمیان تعاون و اشتراک

دُنیا کے ایک ایسے خطّے میں جہاں سیاسی گروہ بندیوں کے ساتھ جنگ میں اُلجھے ہوئے فریق مذہبی بنیادوں پر بھی منقسم ہیں، مسلم اور مسیحی امدادی کارکن اِس لیے یک جا ہوئے کہ ستم رسیدہ لوگوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو امداد فراہم کرنے میں باہم تعاون پر غور و فکر کیا جائے۔ جولائی ۱۹۹۵ء کے آغاز میں کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈکس مسیحی ایجنسیوں کے نمائندوں اور انٹر نیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کے رہنماؤں کا پہلا اجلاس زغرب (کروشیا) میں ہوا۔ ویٹی کن کے امدادی کاموں میں رابطہ قائم کرنے والی "پاپائی کونسل" کور اُونم (Cor Unum) کے انڈر سیکرٹری کیرل کیس ٹِیل نے کہا کہ بلقان میں جنگ آزما فریقوں کو اُن کے مذہب کے حوالے سے پہچانا جاسکتا ہے، مگر جنگ وجدال میں تیزی سیاست دانوں اور اُن کے پروگراموں کی وجہ سے ہے، مذہب اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ۱۹ جولائی کو "کیتھولک نیوز ایجنسی" سے باتیں کرتے ہوئے جناب کیس ٹِیل نے کہا کہ "جہاں بعض سیاسی رہنما اِس انداز کا تعاون پسند نہیں کرتے، بھلائی چاہنے والے سب ہی لوگ اِس کے حق میں ہیں۔ ہم دُنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم آپس میں امن وامان سے رہ سکتے ہیں۔"

ویٹی کن کے ذمہ دار فرد نے کہا کہ "رفاعی مسلم تنظیم نے اجلاس میں آکر واقعی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جب کہ زیادہ تر مسلم دُنیا اور بالخصوص بوسنیا کے مسلمان محسوس کرتے ہیں کہ مغربی دُنیا کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ اُن پر کیا بیت رہی ہے۔" جناب کیس ٹِیل نے مزید بتایا کہ مسلمان، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تنظیمیں پہلے سے ایک دوسرے کے ساتھ وہ ہنگامی امداد اور اشیائے خوراک تقسیم کرنے میں تعاون کر رہی ہیں، جو اقوام متحدہ جنگ سے تباہ حال بوسنیا ہرزے گووینا میں پہنچانے میں کامیاب ہوجاتی ہے۔ "اُنھوں نے مزید بتایا کہ جولائی کے اجلاس میں "اس امر پر غور کیا گیا ہے کہ ہم بوسنیا میں کیا خدمات انجام دے سکتے ہیں، لیکن اِس کے ساتھ اِس پہلو پر بھی سوچا گیا کہ "دُنیا کے دوسرے ملکوں میں، جہاں مسیحیت اور اسلام کے پیروکار ہیں، ہم مل جُل کر کیا کرسکتے ہیں۔" ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے۔ ہم صرف اِس وقت ہی باہم تعاون نہیں کرنا چاہتے بلکہ مستقبل میں بھی اعتماد اور دوستی کی تعمیر و ترقی میں پہلو بہ پہلو کام کرنے کے خواہش مند ہیں۔"

اگرچہ جولائی کے اجلاس میں تفصیلات طے نہیں کی جاسکیں، مگر شرکائے اجلاس نے فیصلہ کیا کہ اُن کا پہلا پروجیکٹ جنوب مغربی بوسنیا ہرزے گووینا کے شہر مُسطار میں شروع کیا جائے گا۔ یہ شہر جنگ میں بُری طرح متاثر ہوا ہے۔ مُسطار کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ شہر مسیحی - مسلم پُرامن بقائے باہمی کی طویل تاریخ کا مالک ہے۔ مسیحی - مسلم امدادی تنظیمیں اپنا آئندہ اجلاس اِس ماہ (یعنی اکتوبر میں) مراکش میں کسی وقت منعقد کریں گی تاکہ مُسطار پروجیکٹ کی تفصیلات طے کی جائیں اور اگر کہیں اور مل جُل کر کام کیا جاسکتا ہے تو اِس پر بھی غور کیا جائے۔ ("دی کرسچن وائس" - کراچی، ۲۷ اگست ۱۹۹۵ء)

© rasailojaraid.com